سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

منگل، 13۔ فروری 2018

(یوم الثلاثہ، 26۔ جمادی الاوّل 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 12

653

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13۔ فروری 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امور نوجوانان و کھیلیں اور زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 6۔ فروری 2018 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

جناب احمد خان بھچر: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ٹولہ بانگی خیل اور اس سے ملحقہ علاقوں کو بجلی مہیا کرنے کے اقدامات کئے جائیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ میاں محمود الرشید: اس ایوان کی رائے ہے کہ پٹرولیم مصنوعات میں ہونے والے حالیہ اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے کیونکہ اس سے مہنگائی میں اضافہ ہوگا۔

2۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ عوام کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کیلئے محمود بوٹی لاہور میں بنائے گئے منی ڈیم کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں منی ڈیم بنائے جائیں۔

3۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: یہ ایوان معروف سینئر صحافی، کالم نویس، دانش ور، محقق، نقاد اور سماجی رہنما منو بھائی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے، وہ جمہوریت پسند اور ادب دوست شخصیت تھے، مرحوم سماجی اور فلاحی خدمات کے حوالے سے نہ صرف پاکستان میں بلکہ دُنیا بھر میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ یہ ایوان ان کے لواحقین سے دلی تعزیت کرتا ہے اور ان کی مغفرت کے لئے دُعا گو ہے۔

4۔ بیگم خولہ امجد: اس ایوان کی رائے ہے کہ نشتر ہسپتال، سول ہسپتال اور چلڈرن کمپلیکس ملتان میں لیبارٹریز کی مشینری اور سٹاف میں شہر کی آبادی کے لحاظ سے اضافہ کیا جائے۔

655

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

منگل، 13۔فروری 2018

(یوم الثلاثہ، 26۔جمادی الاوّل 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ
اللّٰهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَهُمْ
فِيٓ أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا
لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوٓا أَنْفُسَهُمْ جَآءُوكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ
تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ
فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا
قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾

سورۃ النّسِاء آیات 63 تا 65

ان لوگوں کے دلوں میں جو جو کچھ ہے اللہ اس کو خوب جانتا ہے تم ان (کی باتوں) کا کچھ خیال نہ کرو اور انہیں نصیحت کرو اور ان سے ایسی باتیں کہو جو ان کے دلوں میں اثر کر جائیں (63) اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور اللہ سے بخشش مانگتے اور رسول (اللہ) بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتے تو اللہ کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے (64)

تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے (65)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

شبِ انتظار میں سو گیا وہ میرا نصیب جگا گئے
یہ کرم ہے میرے کریم کا کہ وہ میرے خواب میں آ گئے
میں ہجوم غم کا نقیب تھا شبِ تار میرا نصیب تھا
میرے گھر میں چاند اُتر گیا وہ جمال اپنا دکھا گئے
جو زباں سے نکلا وہی ہوا تھی میرے خُدا کی یہی رضا
انہیں رَب نے اپنا بنا لیا کہ جنہیں آپ اپنا بنا گئے
بڑے اُونچے اُن کے نصیب تھے جو ظہوریؔ ان کے قریب تھے
جو میرے حضورؐ کے روبرو انہیں نعت اُن کی سُنا گئے

سوالات

(محکمہ جات امور نوجوانان و کھیلیں اور زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات امور نوجوانان و کھیلیں اور زکوٰۃ و عشر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!مجھے ابھی ابھی معلوم ہوا ہے کہ ہمارے سپیکر صاحب کے چچا رانا نثار احمد خاں فوت ہوگئے ہیں۔ہم سب parliamentarians اور اسمبلی سٹاف اس دُکھ میں اُن کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔اُن کی آج 3-00 بجے سہ پہر نماز جنازہ ہے۔اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور اُن کے درجات بلند کرے۔آج پہلا سوال نمبر 9352 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 9353 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا تو اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 9426 بیگم خولہ امجد کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!سوال نمبر 9462، ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کے دفاتر کی تعداد اور ملازمین کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*9462: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زکوٰۃ و عشر کے دفاتر لاہور میں کتنے اور کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں ان کے نام اور ان کو کیا کیا مراعات حاصل ہیں؟

(ج) کتنے ملازمین ایسے ہیں جو کہ deputation پر یا field کے ملازمین ہیں مگر ڈیوٹی لاہور میں کر رہے ہیں اور تنخواہیں کسی دوسرے دفتر سے لے رہے ہیں؟

(د) ان دفاتر کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں وہ کس کس کے استعمال میں ہیں ان کے سال 17-2016 کے POL اور مرمت کے اخراجات بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عشر (راجہ محمد اویس خان):

(الف) محکمہ زکوٰۃ و عشر کے لاہور میں حسب ذیل دفاتر ہیں:

1. دفتر چیئرمین صوبائی زکوٰۃ کونسل بمقام C-40 فیصل ٹاؤن لاہور۔
2. دفتر سیکرٹری زکوٰۃ و عشر پنجاب 78 شادمان۔II لاہور
3. دفتر ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ پنجاب۔2 کورٹ سٹریٹ لاہور
4. دفتر ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ (ایم اینڈ ای) لاہور ڈویژن۔2 کورٹ سٹریٹ لاہور
5. دفتر ضلع زکوٰۃ کمیٹی لاہور A-43 جناح سٹریٹ شام نگر چوبرجی لاہور

(ب) ان دفاتر میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ زکوٰۃ میں کوئی ملازم deputation پر نہ ہے البتہ محمد عارف سٹینوگرافر (Section under 9 of the Punjab Civil Servant Act 1974) کے تحت سول سیکرٹریٹ اور عرفان اقبال اکاؤنٹنٹ مجاز اتھارٹی کی اجازت سے عارضی تبادلہ کے تحت ڈائریکٹوریٹ جنرل آڈٹ ورکس (پراونشل) لاہور میں کام کر رہا ہے اور دونوں اہلکار تنخواہ متعلقہ دفاتر سے ہی وصول کر رہے ہیں۔

(د) ان دفاتر کے پاس گاڑیوں اور ان پر POL اور مرمت کے اخراجات کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو ملازم محکمہ زکوٰۃ و عشر سے deputation پر کسی اور محکمہ میں چلے جاتے ہیں تو کیا وہ اپنی تنخواہ پھر بھی محکمہ زکوٰۃ و عشر سے وصول کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عشر (راجہ محمد اویس خان): جناب سپیکر! جیسا کہ جواب میں تحریر کر دیا گیا ہے اس وقت ایک ہی ملازم محمد عارف سٹینو گرافر deputation پر کام کر رہا ہے اور دوسرا ملازم عرفان اقبال اپنے محکمہ میں واپس آ گیا ہے۔ دوسری عرض یہ ہے کہ جو ملازمین deputation پر جاتے ہیں تو وہ تنخواہ اسی محکمہ سے لیتے ہیں کہ جہاں پر ڈیوٹی کرتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جی، مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 9521 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کھیلوں کے میدانوں سے متعلقہ تفصیلات

*9521: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں کھیلوں کے میدان کم ہوتے جا رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کھیلوں کے میدان کم ہونے کی وجہ سے نوجوان کھیلوں میں دلچسپی نہیں لے رہے جس سے صوبہ میں کھیلوں کا معیار گر رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کھیل کے میدان نہ ہونے کی وجہ سے کھلاڑی نہیں مل رہے جس کی وجہ سے صوبہ دوسرے صوبوں سے بہت پیچھے رہ گیا ہے وجہ بیان فرمائیں نیز حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیلیں (چودھری سرفراز افضل):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ تمام اضلاع میں سپورٹس کے سٹیڈیم، جمنیزیم اور گراؤنڈز موجود ہیں۔

(ب) کھیلوں کے میدان تمام اضلاع میں موجود ہیں اور مزید سپورٹس بورڈ 131 نئی سکیموں پر کام کر رہا ہے جس میں سپورٹس گراؤنڈز بھی شامل ہیں۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سپورٹس بورڈ کی طرف سے سپورٹس گراؤنڈ ضرورت کے مطابق تعمیر کئے گئے ہیں اور کھلاڑیوں کو تمام سہولیات میسر ہیں قائداعظم گیمز میں جو کہ نیشنل ایونٹ ہے اور اول پوزیشن پنجاب نے حاصل کی ہے۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں کھیلوں کے میدان کم ہوتے جا رہے ہیں؟ محکمہ نے بڑی معصومیت سے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ تمام اضلاع میں سپورٹس کے سٹیڈیم، جمنیزیم اور گراؤنڈز موجود ہیں۔ یہ موجود تو ہوں گے لیکن محکمہ کو مجھے بتانا پڑے گا کہ وہ انتہائی ابتر حالت میں ہیں بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اکثر گراؤنڈز پر قبضہ ہو چکا ہے، وہ on ground نظر نہیں آتے اور وہاں پر گندگی کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کس شہر کے سٹیڈیم یا گراؤنڈ کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں overall پنجاب کی بات کر رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! overall پنجاب میں تو ایسی صورتحال نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں اپنے شہر کے ضمیر جعفری سٹیڈیم جہلم کی بات کر لیتی ہوں۔ وہاں جا کر کوئی بھی دیکھ سکتا ہے کہ نشئی وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آج کل وہاں پر کوئی activity نہیں ہو رہی۔ اس سٹیڈیم کی حالت یہ ہے کہ وہاں پر ریڑھیاں اور تانگے کھڑے ہوئے ہیں۔ بہرحال معزز پارلیمانی سیکرٹری کہتے ہیں تو میں ان کی بات مان لیتی ہوں لیکن میرے شہر کی صورتحال اس سے مختلف ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ سپورٹس بورڈ 131 نئی سکیموں پر کام کر رہا ہے جس میں سپورٹس گراؤنڈز بھی شامل ہیں اور انہوں نے مجھے اس کی تفصیل بھی دی ہے۔ 131 بہت بڑا figure ہے۔ اللہ کرے کہ یہ اس میں کامیاب ہوں۔ یہ سکیم انہوں نے کب شروع کی تھی اور کب تک یہ مکمل ہو جائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ آپ کے یہ نئے سپورٹس گراؤنڈز کب تک مکمل ہو جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیلیں (چوہدری سرفراز افضل): جناب سپیکر! معزز ممبر نے کہا کہ صوبہ پنجاب کے میدانوں کی حالت ابتر ہو گئی ہے، ہرگز ایسا نہیں ہے۔ گزشتہ ساڑھے چار سالوں میں ہماری حکومت کے اوپر تنقید ہی یہی کی جاتی رہی کہ حکومت پنجاب سپورٹس اینڈ یوتھ ایونٹس کروا رہی ہے، حکومت پنجاب گراؤنڈز بنا رہی ہے ان کی کسی اور چیز کی طرف توجہ نہیں ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا یہ وژن تھا کہ ہم نے میدان آباد کرنے ہیں اور ہسپتالوں کو ویران کرنا ہے۔ محترمہ نے ضمیر جعفری سٹیڈیم جہلم کے گراؤنڈ کی حالت کے بارے میں بات کی تو آج ہی محکمہ کو direction دی جا رہی ہے کہ اُس سٹیڈیم کے گراؤنڈ کا visit کرا کے اُس کی موجودہ حالت کے حوالے سے ایوان کو بھی آگاہ کیا جائے گا اور محترمہ کو بھی آگاہ کیا جائے گا۔ اُس گراؤنڈ کی بہتری کے حوالے سے محترمہ کی جو بھی خواہش ہو گی ان کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان کو on board لیا جائے گا اور ان کی جو بھی تجاویز ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ محکمہ ان کے ساتھ پورا تعاون کرے گا کیونکہ ہماری حکومت چاہتی ہے کہ نوجوان میدانوں میں آئیں اور ہسپتالوں سے نکلیں۔

جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں 131 سکیموں کا جو ذکر ہے یہ سکیمیں مالی سال 2017-18 کے بجٹ میں identify کی گئی ہیں اور پہلے صوبہ پنجاب میں on going 114 سکیمیں چل رہی ہیں جو پہلے under C&W Department چلتی تھیں اب موجودہ سکیمیں PMU کے تحت بنائی جا رہی ہیں اور جو فنڈز release ہوئے ہیں اُن میں سے 56 فیصد فنڈز کو utilize کیا جا چکا ہے۔ ان 131 سکیموں میں سے چار سکیمیں پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہیں کیونکہ 400 ملین روپے سے اوپر کی سکیموں کو پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ approve کرتا ہے اور تین سکیموں کی زمین کا issue چل رہا ہے۔ 131 سکیموں میں سے ان

سات سکیموں کو نکال دیں باقی تمام سکیموں کے ٹینڈرز ہونے کے بعد کام شروع ہو چکا ہے اور اُن سکیموں کے لئے جو فنڈز release کئے گئے ہیں اُن میں سے 56 فیصد فنڈز utilize ہو چکے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب آج جس طرح سے تیاری کر کے آئے اور میرے ضمنی سوال کا جواب دیا میں اس کو appreciate کروں گی کہ I wish سب لوگ اپنے کام کو اتنا ہی serious لیں۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری جہلم کے visit کی جو بات کر رہے ہیں میں بھی یہی چاہوں گی کیونکہ یہاں پر ہم اسی لئے سوال کرتے ہیں کہ کچھ نہ کچھ بہتری ہو جائے۔ وہاں کے حالات واقعی ابتر ہیں ان کے محکمہ کے visit کرنے سے میں اُمید رکھتی ہوں کہ وہاں بہتری ہو جائے گی I once again appreciate.

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! Well done

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! سمندری میں گزشتہ سال prototype gymnasium بنا تو میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے request کرتا ہوں کہ پورے پنجاب میں آٹھ دس سال سے جو prototype gymnasium بن چکے ہیں وہاں سٹاف کی شدید کمی ہے جس کی وجہ سے وہ پوری طرح operational نہیں ہیں۔ وہاں پر درجہ چہارم کے لوگ لاہور سے بھرتی کئے جاتے ہیں وہ بے چارے وہاں رہ بھی نہیں سکتے کیونکہ وہاں پر اُن کی رہائش ہے، نہ اُن کی اتنی تنخواہیں ہیں کہ وہ سمندری میں جا کر رہیں تو جو لوگ لاہور سے بھرتی ہو کر سمندری میں گئے وہ بھی لاہور واپس آ گئے تو محکمہ سے میری request ہے کہ جس تحصیل میں gymnasium بنا ہو وہاں کے لوگ بھرتی کئے جائیں اس کے بغیر کوئی gymnasium نہیں چل سکے گا۔ پارلیمانی سیکرٹری check کرائیں کہ صوبہ پنجاب میں جتنے gymnasium بنے ہوئے ہیں اُن میں سٹاف پورا ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس بات کو نوٹ کر لیں۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9463 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*9463: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال16-2015اور17-2016 کے دوران کتنی رقم زکوٰۃ وعشر کی مد میں کہاں کہاں سے وصول ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی زکوٰۃ غرباء میں تقسیم کی گئی اور کتنی صوبہ کے ہسپتالوں کو تقسیم کی گئی اور کتنی رقم طالب علموں کو فراہم کی گئی؟

(ج) غرباء میں زکوٰۃ کی تقسیم کا کیا معیار مقرر ہے یا اس کا تعین کس طریق کار کے تحت کون کرتا ہے؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم تقسیم نہ ہوئی اور یہ رقم کہاں کس کے اکاؤنٹ میں پڑی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ وعشر (راجہ محمد اویس خان):

(الف) زکوٰۃ فنڈز صوبوں کو طے شدہ فارمولہ کے تحت مرکزی حکومت کی جانب سے وصول ہوتے ہیں۔ سال16۔2015اور17۔2016 کے دوران مرکزی حکومت سے موصولہ زکوٰۃ بجٹ، رضاکارانہ زکوٰۃ اور صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں موجود غیر مستعمل رقم کو شامل کرتے ہوئے ان دو سالوں کے لئے مرتب کردہ زکوٰۃ بجٹ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

	2015۔16	2016۔17
وفاقی حکومت سے موصولہ رقم	2۔ارب78کروڑ48لاکھ30ہزارروپے	4۔ارب3کروڑ86لاکھ87ہزارروپے
غیر مستعمل رقم	69کروڑ22لاکھ48ہزارروپے	10کروڑ80لاکھ10ہزارروپے
رضاکارانہ زکوٰۃ	20لاکھ روپے	9لاکھ86ہزارروپے
میزان	3۔ارب47کروڑ90لاکھ78ہزارروپے	4۔ارب14کروڑ76لاکھ83ہزارروپے

(ب) ان دو سالوں کے دوران مستحقین زکوٰۃ(غرباء)، ہسپتالوں میں مستحق مریضوں کے علاج معالجہ اور مستحق طالب علموں میں بالترتیب مبلغ3۔ارب10 کروڑ42 لاکھ56ہزار 246روپے اور مبلغ3۔ارب80 کروڑ14 لاکھ95ہزار499روپے کی رقم تقسیم کی گئی جس کی مدوار تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) زکوٰۃ فنڈ سے امداد حاصل کرنے کے لئے مستحق زکوٰۃ ہونالازمی شرط ہے مستحق کے استحقاق کا تعین اس کے رہائشی علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی مجاز ہے۔

(د) ان سالوں کے دوران تقسیم نہ ہونے والی رقم بالترتیب مبلغ37 کروڑ48 لاکھ21ہزار754 روپے اور مبلغ34کروڑ61 لاکھ 87ہزار501 روپےPunjab Provincial Account No.3, Provincial Zakat Fundسٹیٹ بنک آف پاکستان لاہور میں واپس لی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز(د) میں بتایا گیا ہے کہ ان سالوں کے دوران تقسیم نہ ہونے والی رقم بالترتیب مبلغ 37 کروڑ48لاکھ21ہزار 554روپے اور مبلغ 34 کروڑ61لاکھ87ہزار روپے ہے۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ رقم تقسیم کیوں نہیں کی گئی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عُشر (راجہ محمد اویس خان): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ اس دفعہ وفاقی حکومت کی طرف سے چونکہ نومبر میں محکمہ زکوٰۃ پنجاب کو فنڈز موصول ہوئے تو محکمہ نے 5۔دسمبر کو یہ فنڈز اضلاع کو مہیا کرنے شروع کئے تو اس کی دیر کی یہ وجہ ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کا کوئیmechanismہونا چاہئے کیونکہ جو غریب اس آس پر بیٹھے ہوتے ہیں وہ مریض ہیں، غریب ہیں یا اُن کی بچیوں کی شادی کا مسئلہ ہے اُن کے دل میں یہ آس ہوتی ہے کہ ہمیں اُس فنڈ میں سے پیسے ملیں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ کیا آئندہ کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کرنا چاہتے ہیں جس کے باعث آئندہ یہissueنہ ہو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عُشر (راجہ محمد اویس خان): جناب سپیکر! گزشتہ سال زکوٰۃ فنڈز کی تقسیم 94 فیصد رہی. Which is exceedingly wealthy اور معزز ممبر نے جہیز فنڈ کے حوالے سے جو بات کی ہے اُس کے لئے محکمے کا ایک mechanism موجود ہے۔ اگر نکاح فارم نہ بھی موجود ہو اور والدین ایک اشٹام پیپر دے دیں کہ ہم تین مہینے بعد نکاح کریں گے تو اُس کو امداد مہیا کی جاتی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ اس سال کے فنڈز lapse کیوں ہوئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے محکمہ نے کوئی ایسی پالیسی بنائی ہے جس سے محکمہ کو ملنے والے فنڈز lapse نہ ہوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عُشر (راجہ محمد اویس خان): جناب سپیکر! ہسپتالوں میں مستحق مریضوں کے لئے جو امداد مہیا کی جاتی ہے اُس کی proper تقسیم نہ ہونے کی وجہ سے یہ فنڈز lapse ہوئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا صرف ایک ہی سوال ہے کہ ایک غریب آدمی ہے یا ایک غریب خاتون ہے اُس کے ذہن میں ہے کہ مجھے زکوٰۃ سے پیسے ملیں گے تو میرا گزارا ہوگا۔ یہ غریب لوگوں کا پیسا ہے جو واپس چلا گیا ہے تو اس محکمے کے نااہل لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنی چاہیے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عُشر (راجہ محمد اویس خان): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ یہ چھ فیصد فنڈز lapse ہوئے ہیں اور کچھ ضلعی کمیٹیوں میں چیئرمین موجود نہیں تھے اُس وجہ سے بھی یہ فنڈز lapse ہوئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس مد میں ایک پیسا بھی lapse نہیں ہونا چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آئندہ کوشش کریں کہ زکوٰۃ کا ایک پیسا بھی lapse نہ ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عُشر (راجہ محمد اویس خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! مجھے آخری سوال کا جواب پڑھ کر بڑا افسوس ہوا کہ 37 اور 34 کروڑ سے زائد کی رقومات lapse ہو گئیں۔ پنجاب میں جو زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں تو ان کو یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ دس سے پندرہ لوگوں کو زکوٰۃ ہر ماہ یا ہر تین ماہ کے بعد فراہم کریں گی اور وہ کمیٹیاں زکوٰۃ غریب لوگوں میں تقسیم کریں گی لیکن میرے ضلع سرگودھا میں المیہ یہ ہے کہ وہاں پر جو بارہ پندرہ لوگوں کو زکوٰۃ مل رہی تھی ان کی تعداد کم کر کے تین کر دی گئی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ بیشتر آبادیوں میں ایسا ہوا ہے کہ وہاں زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں ہی ختم کر دی گئی ہیں اور وہاں پر زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کا نام ہی نہیں ہے۔ ہم نے بارہا خط لکھے ہیں، ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی سے رابطہ کیا ہے، ڈپٹی کمشنر سے کہا ہے، اس محکمہ کے سیکرٹری سے، ڈی جی سے اور زکوٰۃ کونسل سے بھی بار بار رابطہ کیا ہے کہ ضلع سرگودھا میں جن چکوک اور آبادیوں میں آپ کی زکوٰۃ کمیٹیاں فعال نہیں ہیں وہاں پر زکوٰۃ کمیٹیاں بنائی جائیں۔ آپ نے جو بارہ پندرہ زکوٰۃ کے مستحق بندوں میں کمی کر کے تعداد تین کر دی ہے تو اس کی وجہ بتائی جائے کہ یہ کمی کیوں کی گئی ہے؟ جبکہ اِدھر یہ بتایا جا رہا کہ ہمارے نومبر میں آنے والے فنڈز lapse ہو گئے ہیں۔ نومبر سے جون تک سات آٹھ ماہ ہوتے ہیں جو بہت وقت ہوتا ہے اگر یہ اس مدت میں پیسے خرچ نہیں کر سکے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری جو فرما رہے ہیں اسے مان بھی لیا جائے کہ کہیں پر چیئرمین نہیں تھے کہیں پر زکوٰۃ کونسل کا مسئلہ تھا لیکن میرے ضلع سرگودھا میں تو چیئرمین بھی موجود ہیں، زکوٰۃ کمیٹیاں بھی موجود ہیں اور وہاں پر کام بھی ہو رہا ہے لیکن مستحق لوگوں کو وہاں پر زکوٰۃ proper طریقے سے نہیں مل رہی تو ایسا کیوں ہے اور جہاں پر کمیٹیاں نہیں ہیں وہاں کمیٹیاں کب تک بنانے کا ارادہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عشر(راجہ محمد اویس خان): جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ سرگودھا کے حوالے سے معزز ممبر کا fresh question بنتا ہے۔ یہ سوال لے آئیں محکمہ جواب دینے کے لئے تیار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سرگودھا کے حوالے سے آج ہی رانا صاحب کو اپنے ساتھ بٹھائیں اور پوری تفصیل لے کر انہیں آگاہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عشر(راجہ محمد اویس خان): جناب سپیکر!جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 9562 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9627 چودھری محمد اکرام کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9620 بھی چودھری محمد اکرام کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ سوالات مکمل ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ملتان میں خواتین کے لئے کرکٹ گراؤنڈ اور اکیڈمی بنانے کی تجویز و دیگر تفصیلات

*9426: بیگم خولہ امجد: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ملتان میں کافی خواتین نے کرکٹ کے میدان میں نام بنایا اس کے باوجود اس ضلع کی خواتین کو سہولتیں مہیا نہیں کی گئیں جس کی وجہ سے خواتین، مردوں کے کلب میں کھیلنے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا حکومت ملتان میں خواتین کے لئے علیحدہ کرکٹ گراؤنڈ اور کرکٹ اکیڈمی بنانے کی منظوری دے گی تاکہ ویمن کرکٹرز زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں اور ملک کا نام روشن کریں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں(جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) یہ درست ہے کہ ملتان کی خواتین نے کرکٹ کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کی بنیاد پر نام پیدا کیا ہے۔ ہم حکومت پنجاب اور ضلعی انتظامیہ کی طرف سے خواتین کو ممکن حد تک سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ جب خواتین کھلاڑیوں کو میچ کھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے تو ان کو گراؤنڈ مہیا کر دیا جاتا ہے اور کوئی بھی اس میں مداخلت نہیں کرتا۔ خواتین مردوں کے کلب میں کھیلنے پر مجبور نہ ہیں بلکہ نیشنل / انٹر نیشنل سطح کے کرکٹ کھلاڑیوں سے استفادہ کر رہی ہیں

(ب) حکومت پنجاب صوبہ بھر میں مردوں اور خواتین کھلاڑیوں کو سپورٹس سہولیات فراہم کرنے کے لئے گراؤنڈ، کمپلیکس اور جمنیزیم تیار کروا رہی ہے۔ ملتان کی خواتین کے لئے علیٰحدہ کرکٹ گراؤنڈ /اکیڈمی بنانے کے لئے کیس تیار کر کے سیکرٹری سپورٹس پنجاب لاہور/ڈائریکٹر جنرل سپورٹس پنجاب لاہور کو ارسال کیا جائے گا

پنجاب سپورٹس بورڈ لاہور کا بجٹ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*9562: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر امور نوجوانان و کھیلیں نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سپورٹس بورڈ لاہور کا سال 17-2016 اور 18-2017 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ب) سال 17-2016 میں کتنا بجٹ کھیلوں پر خرچ ہوا تھا، کس کس کھیل پر خرچ ہوا تھا؟

(ج) سال 18-2017 کے بجٹ میں سے کتنا فنڈ خرچ ہو چکا ہے، کتنا بقایا ہے؟

(د) پنجاب سپورٹس بورڈ کے لاہور میں کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ہ) لاہور کے دفاتر میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) پنجاب سپورٹس بورڈ لاہور کا سال 17۔2016 اور 18۔2017 کا بجٹ چار کروڑ ہے اور 18۔2017 کا بجٹ۔/154,480,000 روپے ہے۔

(ب) سال 17۔2016 میں۔/9,531,450 روپے کا بجٹ کھیلوں پر خرچ ہوا ہے اور جس جس کھیل پر خرچ ہوا ہے اس کی تفصیل Annex A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال18۔2017 کا کل بجٹ۔/154,480,000 روپے ہے۔ جس میں سے۔/70,167,000 روپے مل چکے ہیں اور۔/68,092,161 روپے خرچ ہو چکے ہیں اور۔/70,617,600 روپے فنانس ڈیپارٹمنٹ میں Under Process ہیں جبکہ۔/13,695,400 روپے بقایا ہیں۔

(د) پنجاب سپورٹس بورڈ نیشنل ہاکی سٹیڈیم لاہور میں ایک دفتر ہے اور اس میں 57 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ اس کی تفصیل Annex B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) لاہور کے دفتر میں 18 اسامیاں خالی ہیں۔ اس کی تفصیل "Annex C" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کے سٹاف اور فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*9627: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کا کتنا سٹاف تعینات ہے؟

(ب) اس ضلع کو سال18-2017 کے دوران کتنی رقم دی گئی ہے؟

(ج) کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(د) اس ضلع کے کن کن ہسپتالوں اور اداروں کو حکومت زکوٰۃ سے فنڈز فراہم کرتی ہے ان کے نام اور ان کو کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ کے تحت کتنے VTI ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کہاں کہاں قائم ہیں؟

(و) مزید کتنے VTI کھولنے کا ارادہ ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (محترمہ نغمہ مشاق)

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کے موجودہ سٹاف کی تعداد 72 ہے جن میں 8 ریگولر ملازمین کے علاوہ 64 زکوٰۃ پیڈ جس میں آڈٹ سٹاف اور فیلڈ زکوٰۃ کلرکس کام کر رہے ہیں تعینات ہیں۔

(ب) ضلعی زکوٰۃ کمیٹی سیالکوٹ کو سال18۔2017 کے دوران صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے پہلی ششماہی قسط مبلغ 7 کروڑ 4 لاکھ 18 ہزار 574 روپے جاری کئے گئے ہیں۔

(ج) ضلعی زکوٰۃ کمیٹی سیالکوٹ نے اب تک مبلغ 2 کروڑ 30 لاکھ 22 ہزار 895 روپے کی رقم خرچ کی ہے اور بقیہ رقم مبلغ 4 کروڑ 73 لاکھ 95 ہزار 679 روپے ضلع زکوٰۃ فنڈ میں موجود ہے۔

(د) ضلع زکوٰۃ کمیٹی سرکاری ہسپتالوں میں قائم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹیوں اور ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس، سرکاری کالجوں/یونیورسٹیوں اور دینی مدارس کے زیر تعلیم مستحق طلباء وطالبات کو وظائف فراہم کرتی ہے تاحال سال 18-2017 کے دوران ضلع سیالکوٹ کے حسب ذیل ہسپتالوں اور ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس VTIs کو زکوٰۃ فنڈز کا اجراء کیا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہسپتال	جاری شدہ زکوٰۃ فنڈز
۱۔	گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ۔	13 لاکھ 34 ہزار 875 روپے
۲۔	گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال سیالکوٹ۔	3 لاکھ 98 ہزار 200 روپے
۳۔	گورنمنٹ سول ہسپتال (THQ) ڈسکہ۔	4 لاکھ 34 ہزار 400 روپے
۴۔	گورنمنٹ سول ہسپتال (THQ) پسرور۔	2 لاکھ 17 ہزار 200 روپے
۵۔	گورنمنٹ سول ہسپتال (THQ) سمبڑیال۔	1 لاکھ 12 ہزار 220 روپے

نمبر شمار	نام ادارہ	جاری شدہ زکوٰۃ فنڈز
۱۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (مردانہ) سیالکوٹ۔	66 لاکھ 96 ہزار روپے
۲۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (زنانہ) سیالکوٹ۔	57 لاکھ 60 ہزار روپے
۳۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (مردانہ) پسرور۔	44 لاکھ 10 ہزار روپے

(ہ) اس ضلع میں درج ذیل VTIs قائم ہیں:

۱۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (مردانہ) سیالکوٹ۔

۲۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (زنانہ) سیالکوٹ۔

۳۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (مردانہ) پسرور۔

(و) پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل VTIs کے قیام کے علاوہ ان کے انتظام و انصرام کی ذمہ دار ہے رواں سال میں اگر ضرورت محسوس ہوئی اور اس مقصد کے لئے بلڈنگ و فنڈز دستیاب ہوئے تو VTI کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

ضلع سیالکوٹ میں کھیلوں کے گراؤنڈز اور بجٹ کی تفصیل

*9620: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر امور نوجوانان و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کس کس شہر اور قصبہ جات میں کس کس کھیل کے گراؤنڈ (میدان) ہیں؟

(ب) اس ضلع میں سال2016-17اور2017-18 کے بجٹ میں کتنی رقم کھیلوں کے لئے مختص کی گئی؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ مزید کس کس قصبہ اور شہر میں کس کس کھیل کا گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(د) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ملازمین عہدہ و گریڈ وار کام کر رہے ہیں اور کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ہ) شہر سیالکوٹ میں کون کون سے گراؤنڈ کس کس جگہ کس کھیل کے لئے مختص ہیں؟

(و) اس شہر میں کھیلوں کے گراؤنڈ بنانے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اور کس کس جگہ کھیلوں کے گراؤنڈ بنانے کا ارادہ ہے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب جہانگیر خانزادہ):

(الف) ۱۔ ضلع سیالکوٹ میں ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس سیالکوٹ کے زیر انتظام گراؤنڈز:

جناح سٹیڈیم سیالکوٹ، جناح کرکٹ اکیڈمی سیالکوٹ، نواز شریف ہاکی سٹیڈیم سیالکوٹ، جمنیزیم ہال، سپورٹس کمپلیکس کوٹلی امیر علی سیالکوٹ اور سٹار والی بال کلب گئوشالہ سیالکوٹ۔

۲۔ میونسپل کارپوریشن کے زیر انتظام گراؤنڈز:۔

تالاب مولا بخش سیالکوٹ، اور نواز شریف کرکٹ سٹیڈیم ڈسکہ۔

۳۔ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کالجز کے زیر انتظام گراؤنڈز:۔

جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ (فٹبال، باسکٹ بال)، گورنمنٹ مرے کالج سیالکوٹ (فٹبال، ہاکی، باسکٹ بال، اِنڈور ہال، بیڈ منٹن کورٹ)، گورنمنٹ ڈگری کالج ڈسکہ (فٹبال گراؤنڈ)، گورنمنٹ ڈگری کالج پسرور (کرکٹ، فٹبال)، گورنمنٹ اسلامیہ کالج سمبڑیال (ہاکی، کرکٹ، لان ٹینس کورٹ)

۴۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سکول کے زیر انتظام گراؤنڈز:۔

گورنمنٹ ہائی سکول چاروپسرور سیالکوٹ (فٹبال، باسکٹ بال)، گورنمنٹ ہائی سکول رسول پور بھلیاں سیالکوٹ (فٹبال، والی بال، کرکٹ) گورنمنٹ ہائی سکول ساہووالہ (فٹبال، ہاکی)

گورنمنٹ ہائی سکول بھوپال والا سمبڑیال (فٹبال، کرکٹ، ہاکی)، گورنمنٹ ہائی سکول پسرور (فٹبال، کرکٹ)، گورنمنٹ جامع ہائی سکول (کرکٹ، فٹبال،)، گورنمنٹ ہائی سکول متر انوالی ڈسکہ (ہاکی، کرکٹ، فٹبال، والی بال) گورنمنٹ ہائی سکول گھوئینکی (فٹبال، کرکٹ)

(ب) ضلع سیالکوٹ کے لئے سپورٹس کا بجٹ سال17۔2016میں35,00,000روپے اور سال 18۔2017میں۔/7,35,000روپے کا بجٹ مختص کیا گیا۔

(ج) ADPسکیموں کے مطابق تحصیل پسرور میں فٹبال گراونڈ ڈگری کالج پسرور، سپورٹس کمپلیکس پکا تالاب پسرور اور ملٹی پرپز گراؤنڈ سبز پیر موڑ پسرور میں گراونڈ بنا رہی ہے اور اس کے علاوہ تحصیل ڈسکہ میں سپورٹس کمپلیکس گلوٹیاں اور نواز شریف کرکٹ سٹیڈیم ڈسکہ میں بنانے کا ارادہ ہے جبکہ پنجاب سپورٹس بورڈ کے ذیلی ادارے(PMU)کے ذریعے سیالکوٹ میں فلڈ لائٹ فٹبال گراونڈ پسرور روڈ سیالکوٹ کو بنانے اور چٹی شیخاں سیالکوٹ میں اِنڈور والی بال ہال بنا رہے ہیں جن پر کام شروع ہو چکا ہے۔

(د) ضلع سیالکوٹ میں ایک ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر، چار تحصیل سپورٹس آفیسر (دو تحصیل سپورٹس آفیسر کی سیٹ خالی ہےTSOڈسکہ کی سیٹ پانچ سال سے اورTSO سمبڑیال کی سیٹ چھ سال سے خالی ہے)، پانچ کلرک (تحصیل سمبڑیال کی ایک کلرک کی سیٹ کافی عرصہ سے خالی ہے)، دو نائب قاصد، تین چوکیدار اور دو خاکروب شامل ہیں

(ہ) سیالکوٹ شہر میں جناح کرکٹ سٹیڈیم اور جناح کرکٹ اکیڈمی سیالکوٹ کرکٹ کے لئے مین شہر میں، نواز شریف ہاکی سٹیڈیم سیالکوٹ ہاکی کے لئے اور جمنیزیم ہال تمام اِنڈور گیمز کے لئے پسرور روڈ نزد گلشن پارک سیالکوٹ اور سپورٹس کمپلیکس کوٹلی امیر علی سیالکوٹ (فٹبال، باسکٹ بال، ہاکی اور لان ٹینس) کے لئے نزد آڈھا سٹاپ گاؤں کوٹلی امیر علی سیالکوٹ میں اور سٹار والی بال کلب گئوشالہ والی بال کے لئے اور شیخ تالاب مولا بخش سیالکوٹ اِنڈور کے لئے، رنگپورہ سیالکوٹ میں واقع ہے۔

(و) سیالکوٹ شہر میں کھیلوں کے فروغ کے لئے حکومت فٹبال گراؤنڈ پسرور روڈ سیالکوٹ اورنواز شریف ہاکی سٹیڈیم سیالکوٹ کو فلڈ لائٹ بنانے کے اقدامات کر رہی ہے ،اور شیخ تالاب مولا بخش کو اِنڈور ہال بنانے کا ارادہ ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں بہت ہی اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گی۔ میں یہ بھی چاہوں گی کہ اس معاملہ کی انکوائری کی جائے۔ میاں میر ہسپتال میں ایک نوجوان جس کا نام مارشل ہے اس کے ساتھ forced conversion and discrimination کا act ہوا ہے۔ وہ بے چارہ اِدھر اُدھر پھر رہا ہے۔ وہ ہر اتھارٹی کے پاس گیا ہے، وہ ایاز صادق صاحب کے پاس بھی گیا ہے کیونکہ یہ ہسپتال ان کے حلقہ میں ہے۔ وہ اس ہسپتال میں سپروائزر کے طور پر تعینات کیا گیا تھا۔ اس کو ایم ایس سرفراز صاحب نے کہا کہ تم نے قرآن مجید کی آیات زبانی یاد کرنی ہیں اور روزانہ آکر اسمبلی میں سنانی ہیں۔ اس نے انکار کیا تو انہوں نے اس پر اسے سخت سزا دی اور دو دن سٹور میں بند رکھا۔ میرے پاس پوری فائل موجود ہے جس میں وہاں کے ڈاکٹروں نے بھی protest کیا ہے۔ انہوں نے affidavit لکھ کر دیئے کہ یہ ہمارا worker ہے اور اس کے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہے۔ اس کو Express Tribune نے رپورٹ کیا ہے اور یہ ٹی وی چینلز پر بھی چلا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس حوالے سے زیرو آر نوٹس دے دیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

وہیل ایکسل اینڈ لوڈ مینجمنٹ کے حوالے سے جاری نوٹیفکیشن پر عملدرآمد کا مطالبہ

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایک اہم مسئلے کی طرف گورنمنٹ آف پنجاب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت نے وہیل ایکسل اینڈ لوڈ مینجمنٹ کے متعلق ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا کہ سڑکوں پر زیادہ بوجھ لاد کر گاڑیاں، ٹرالے اور ڈمپرز وغیرہ روانہ نہیں ہوں گے بلکہ ہر ضلع کی سطح پر ایک mechanism بنایا گیا تھا کہ ہر ضلع کی boundary پر یہ چیک ہوں گے۔ اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا جس کا نقصان یہ ہو رہا ہے کہ آئے روز حادثات ہو رہے ہیں اور قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ کروڑوں اربوں روپے کی نئی سڑکیں گورنمنٹ کی طرف سے بنائی جاتی ہیں جو خراب ہو رہی ہیں۔ اس جانب متعلقہ ذمہ داران بالکل توجہ نہیں دے رہے اور اس کا کوئی mechanism نہیں بنا رہے۔ اس سلسلہ میں ذمہ داران اپنے صوابدیدی اختیارات کے مطابق جس کو چاہتے ہیں سزا دیتے ہیں لیکن جو proper طریق کار بنایا گیا ہے اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا جس کی وجہ سے پنجاب میں آئے روز حادثات ہو رہے ہیں اور سڑکیں تباہ ہو رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! جناب تنویر اسلم منسٹر مواصلات و تعمیرات موجود ہوں گے تو اس وقت ان سے اس کا جواب لیں گے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راؤ صاحب! خیر تو ہے؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب میں تمام شوگر ملیں کاشتکاروں کا استحصال کر رہی ہیں، وہاں payments کا کوئی mechanism نہیں ہے اور انتظامیہ ناکام ہو چکی ہے۔ اس وقت وہ کاشتکار جنہوں نے کماد کاشت کیا ہے وہ بے چارے دھکے کھا رہے ہیں۔ انہیں کچی رسید دی جاتی ہے۔ اگر میری یہ بات غلط ہو تو میں سارے ایوان کی موجودگی میں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راؤ صاحب! کسی ایک مل کا نام بتا دیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! تمام شوگر ملوں کو چیک کیا جائے۔ آپ چنار شوگر مل اور گولڈن شوگر مل دیکھ لیں۔ میری آپ سے special request ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راؤ صاحب! چیف منسٹر صاحب نے اس پر پورا focus کیا ہوا ہے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! ضلعی انتظامیہ سب اچھا ہے کی رپورٹ دے رہی ہے۔ آپ visit کرائیں اور عوامی نمائندوں کو شامل کریں تاکہ آپ کو پتا چل سکے کہ حقیقت میں کیا ہو رہا ہے۔ میں آپ سے special request کرتا ہوں کیونکہ میرے حلقے میں تین ملیں ہیں۔ اگر تین ملیں صحیح طریقے سے payment کرتی ہوں گی تو میں آپ سے کہتا ہوں کہ میں resign کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راؤ صاحب! میری بات سن لیں کہ اس میں عوامی نمائندے اور منسٹر صاحبان بھی شامل ہیں وہ سارے visit کر رہے ہیں۔ اس پر بڑی detail سے بات ہو گئی ہے اور ہم نے اس پر بہت check and balance رکھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

جی ٹی روڈ لاہور پر اورنج لائن ٹرین کی تعمیر کے لئے
کھودائی کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ جی ٹی روڈ کے ایک مسئلہ کی طرف کروانا چاہتی ہوں کہ گزشتہ دو سال سے وہاں پر اورنج لائن ٹرین کی construction ہو رہی ہے۔ وہاں کے لوگ مسلسل ایک اذیت میں مبتلا ہیں، trenches کھودی گئی ہیں اور بارش کے بعد وہاں اس قدر کیچڑ ہو گیا ہے۔ آپ کی طرف سے direction چاہئے کہ وہاں پر لوگوں کے لئے تھوڑی سی آسانیاں پیدا کریں اور کام کو speed up کریں یا کم از کم اتنا کام تو کریں کہ لوگ آسانی سے travel کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! جس دن منسٹر صاحب آئیں گے تو انشاء اللہ اُن سے جواب لیں گے۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1197/17 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب جناب رمضان بھٹی یا خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ نے دینا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1198/17 کا جواب محترمہ عظمیٰ بخاری نے جواب دینا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1202/17 کا جواب آصف سعید منیس نے دینا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

سیکرٹری صاحب! تحاریک التوائے کار کے جوابات کے حوالے سے جتنے بھی منسٹر صاحبان اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان ہیں انہیں آج convey کیا جائے کہ انہوں نے کیا مذاق بنا رکھا ہوا ہے۔ ان تمام کے جوابات ایک ہفتہ کے اندر اندر ان سے منگوائے جائیں۔ ان سے کہیں کہ یہ ہر صورت ایوان میں آنے چاہئیں۔

اب تحریک التوائے کار نمبر 17/18 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار important ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 23/18 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/18 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 35/18 ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 37/18 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈھلوں صاحب!

معزز ممبر کو علاج کے حوالے سے پریشانی کا سامنا

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میرا علاج کے حوالے سے ایک ذاتی matter ہے۔ میں نے یہ لیٹر 12-12-2017 کو لکھا ہوا ہے اور میں پچھلے ایک ماہ سے دھکے کھا رہا ہوں۔ مجھے ہیلتھ آفس میں کوئی آدمی نہیں ملتا اور میں دو مرتبہ سی ایم صاحب کو بھی مل چکا ہوں۔ محکمہ ہیلتھ اگر ممبرز کے personal matters اور medical treatment کے حوالے سے اسی طرح degrade کرتا ہے اور کم از کم اس کے results بھی نہ آئیں تو مجھے اس بات پر بہت ہی افسوس ہے۔ ایک ماہ پہلے میں میو ہسپتال سے check up کروا کے گیا ہوں اور اس کی reports بھی ابھی تک نہیں پہنچیں۔ کبھی میں حاجی صاحب، علی رضا صاحب اور کبھی میں ڈی ایم ایس کو فون کرتا ہوں تو مجھے اس بات پر انتہائی افسوس ہے کہ اگر آپ اپنے ممبرز کے لئے کچھ نہیں کر سکتے تو کس کے لئے کریں گے؟ یہ ایک ممبر کا personal matter ہے اور یہ 12-12-2017 کا لیٹر ہے جو کہ میں آپ کو بھجوا دیتا ہوں۔ سیکرٹری ہیلتھ اپنے آفس میں نہیں بیٹھتا اور اس کے علاوہ بھی کوئی شخص وہاں اس کے پاس نہیں بیٹھتا۔

جناب سپیکر! میں چار مرتبہ سیکرٹری ہیلتھ کے آفس گیا ہوں لیکن وہاں پر کوئی ہمارا وارث نہیں بنتا۔ ہم لوگ دھکے کھا رہے ہیں تو ہمارے کام کدھر سے ہوں گے، اگر ہمارے personal کام نہیں ہوں گے تو پھر ہم کیا کریں گے، ہمیں ہی mentally tension ہو گی اور ہمارے ہی کام نہیں ہوں گے تو پھر ہمارے کام کون کرے گا؟ یہ لیٹر میں آپ کو دے رہا ہوں اور آپ خود تحقیقات کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈھلوں صاحب! آپ میری بات سنیں۔ جمعۃ المبارک کو منسٹر صاحب کو ایوان میں بلائیں گے اور وہ یہاں آ کر خود انشاءاللہ جواب دیں گے لہٰذا آپ پریشان نہ ہوں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! سرگودھا میں جلسہ ہے اور ہم نے اس کی تیاری کرنی ہے۔ اگر یہ آج کے دن ہی مسئلہ حل ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈھلوں صاحب! آپ سیکرٹری اسمبلی کو یہ لیٹر دے دیں۔ سیکرٹری اسمبلی مجھے بتائیں گے کہ اس پر کیا ہوا ہے بلکہ چیک کر کے آج ہی بتائیں گے؟ اس پر ہم انشاءاللہ ایکشن لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آج آپ نے routine سے ہٹ کر جلدی اجلاس کی کارروائی شروع کر دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انشاءاللہ اب ایسا ہی ہوا کرے گا۔ آج بھی اجلاس 15 منٹ بعد شروع ہوا ہے لیکن جمعۃ المبارک کو ٹھیک صبح 9 بجے اجلاس شروع ہو گا۔

نشان زدہ نمبر 9352 اور 9353 کو پینڈنگ کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! الحمدللہ آپ تو یہ بہت اچھی روایت ڈال رہے ہیں۔ اللہ کرے ہم اس پر عملدرآمد کرنے کے قابل ہو جائیں لیکن سابقہ routine یہی ہے اور اس دن بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بھی یہی بات آئی تھی کہ 40 سے 45 منٹ کا وقت رکھ لیں۔ میں صبح ہی لاہور پہنچا ہوں اور میرے دو بہت ہی اہم سوال بہاولپور میں ڈرنگ سٹیڈیم اور سپورٹس سٹیڈیم کے حوالے سے تھے۔ ظاہر ہے کہ میں اب پہنچا ہوں اور وہ سوال نکل چکے ہیں اگر آپ اپنے خصوصی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے میرے ان دو سوالات کو pending کر دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر کے دونوں سوالات نمبر 9352 اور 9353 کو pending کر دیں اور یہ آخری مرتبہ سوالات کو pending کیا گیا ہے اور آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جزاک اللہ۔ جی، ٹھیک ہے۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے یہ سوالات پہلے dispose of کر دیئے تھے لیکن اب آپ کے لئے میں ان سوالات کو pending کرتا ہوں۔

گنّے کے کاشتکاروں کو ادائیگی کے حوالے سے مشکلات کا سامنا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں شوگر کین کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس حوالے سے ایوان میں بحث ہوئی اور اس کے بعد دوبارہ بھی بحث ہوئی اور اس کے بعد ایک میٹنگ 90 شاہراہ میں ہوئی جس میں، میں بھی چلا گیا تھا، وہاں بھی اس حوالے سے کافی لے دے ہوئی اور کچھ

اقدامات بھی طے ہوئے لیکن اس کی کوئی update اسمبلی کو نہیں ملتی۔ میرے پاس ایک شوگر مل کی رسید موجود ہے اور یہ permit ہے جو کہ انہوں نے دیا ہوا ہے۔ یہ میرے پاس growers copy ہے۔ اس رسید میں جو ان کی قیمت بن گئی ہے وہ تو لکھی ہوئی ہے لیکن اس رسید کے پیچھے ہی شوگر مل والوں نے یہ چیز چھپائی ہوئی ہے کہ سرٹیفکیٹ منجانب زمیندار بابت فروخت زرعی اجناس آپ کی کل قیمت ہم نے ادا کر دی ہے جبکہ قیمت ادا کی نہیں ہوتی اب یہ ان سے رسید لیتے ہیں لیکن اگر وہ یہ رسید شوگر مل والوں سے نہیں لیتے اس وقت تک اگلی ٹرالی شوگر مل میں entertain نہیں ہوتی اور یہ طے شدہ بات ہے۔ یہ سب کچھ سرعام گورنمنٹ کی آنکھوں کے نیچے ہو رہا ہوتا ہے۔ کسان ابھی بھی پریشان ہے لہٰذا میں آپ سے یہ التماس کروں گا کہ اگر آپ یہ direction دیں کہ جمعۃ المبارک کو اس وقت جو موجودہ صورتحال ہے اس کے بارے میں ایوان کو update کریں۔ اس طرح مل مالکان پر تھوڑا سا پریشر رہتا ہے اور شاید اسی طرح کوئی بہتری کی صورت بن جائے۔ یہ مسلسل عمل ہے لہذا مہربانی کر کے اس پر آپ اس پر کوئی direction دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، متعلقہ منسٹر صاحب کو کہہ دیں کہ وہ جمعۃ المبارک کو آ کر بتائیں کہ اس پر کیا progress ہے؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راؤ صاحب! مجھے پتا ہے اور جمعۃ المبارک کو منسٹر صاحب کو بُلا رہے ہیں لہٰذا اب آپ مہربانی کر دیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! یہ شوگر مالکان کچی رسیدیں دیتے ہیں۔ زمینداروں کو blackmail کر رہے ہیں اور گاڑیاں اندر نہیں جانے دیتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راؤ صاحب! جمعۃ المبارک کو منسٹر صاحب اس پر تفصیلی جواب دیں گے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اس میں عوامی نمائندوں کو شامل کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راؤ صاحب! عوامی نمائندوں کے بارے میں منسٹر صاحب آ کر ساری تفصیل بتائیں گے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ اب ہم مورخہ 6۔فروری 2018 کے ایجنڈے سے رکھی گئی زیر التواء قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ ۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجود قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد میاں محمود الرشید کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کو واپس لینے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پٹرولیم مصنوعات میں ہونے والے حالیہ اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے کیونکہ اس سے مہنگائی میں اضافہ ہو گا۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پٹرولیم مصنوعات میں ہونے والے حالیہ اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے کیونکہ اس سے مہنگائی میں اضافہ ہو گا۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ ہم پنجاب کے منتخب نمائندے ہیں اور ہم اس طرح کے issues پر مخالفت کریں جبکہ بین الاقوامی

سطح پر پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوا اور حکومت جب چاہتی ہے وہ عوام پر پٹرول بم گرا دیتی ہے۔ اس طرح سے اربوں روپیہ لوگوں کے خون پسینے کی کمائی سے کھینچا جاتا ہے۔ اس طرح کی قرارداد کی مخالفت کرنا بالکل ہی سمجھ سے بالاتر ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم یہاں پر لوگوں کے ووٹ لے کر منتخب ہو کر آئے ہیں اس طرح کے issues پر across the board یہ کوئی پارٹی بازی کا مسئلہ نہیں ہے۔ ہم عوام کے منتخب نمائندے ہیں۔ ہر دو اڑھائی ماہ بعد دو دو، تین تین روپے کر کے 15 سے 20 روپے فی لٹر کے حساب سے پچھلے ایک سال کے دوران تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے لہذا اس اضافے کی وجہ سے عام آدمی کی زندگی عذاب بن گئی ہے۔ ٹرانسپورٹرز نے بھی کرائے بڑھا دیئے ہیں اگر پٹرول کی قیمت میں تین روپے اضافہ ہوا ہے تو انہوں نے کرائے تقریباً ڈبل کر دیئے ہیں۔ پھر جو heavy transport ہے اس میں ڈیزل کی قیمت میں تقریباً ساڑھے پانچ روپے فی لٹر اضافہ ہوا ہے اس کے نتیجے میں جو consumer items and goods ہیں جو کہ ٹرانسپورٹ ہو کر ایک سے دوسری جگہ پر جاتی ہیں ان کی قیمتیں بھی بڑھ گئی ہیں تو یہ indirect پورا بوجھ عام آدمی تک حکومت منتقل کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے لہذا اس قرارداد پر میری حکومتی بنچوں کے دوستوں سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس کی مخالفت نہ کریں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ایک فرق ضرور پڑے گا کہ ایک عام آدمی تک یہ message جائے گا کہ پنجاب میں جو ان کے منتخب نمائندے ہیں وہ مہنگائی کے اس طوفان میں اور حکومت کی طرف سے جو بے جا چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے اس پر وہ عوام کے جذبات کی ترجمانی کرتے اور عوام کے حقوق کی بات کرتے ہیں، مہنگائی کے خاتمے کی بات کرتے ہیں اور ان کے دکھوں، مشکلات اور ان کی پریشانیوں کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے بھی گزارش کروں گا کہ یہ مفاد عامہ سے متعلق قرارداد ہے لہذا اس کو سیاست کی نذر نہ کریں۔ یہ پورے ایوان کی طرف سے ایک مشترکہ پیغام عوام میں اور اوپر بیٹھی ہوئی حکومت خواہ وہ ان کی پارٹی کی ہی حکومت ہے ان تک بھی پہنچنا چاہئے کہ یہ بیوروکریسی کے کہنے پر آپ روز بروز جو اس طرح کے فیصلے کرتے ہیں اس سے عام آدمی کی کمر ٹوٹ گئی

ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر یہ جو حکومتی بنچوں نے مخالفت کی ہے یہ اپنی مخالفت واپس لے لیں اور اس قرارداد کو متفقہ طور پر پاس ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ اصل میں، میں یہ عرض کرتا ہوں کہ تیل کی قیمتوں کو regulate and control کرنا یا اس کے مطابق کوئی پالیسی دینا یہ پنجاب حکومت کے اختیار میں نہیں ہے۔ جب یہ چیز پنجاب حکومت کے اختیار میں نہیں ہے تو اس لحاظ سے ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر قرارداد اس کے مطابق آتی تو ہم زیادہ سے زیادہ وفاقی حکومت کو ایسے کسی مسئلے پر سفارش کر سکتے ہیں یا یہ ایوان recommend کر سکتا ہے لیکن ہم direct وفاقی حکومت کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ کام کیا جائے اس لئے technical ground پر یہ قرارداد نہیں بنتی یہ اسے واپس لیں اور درست انداز میں قرارداد پیش کریں تو پھر اس کو دیکھا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پٹرولیم مصنوعات میں ہونے والے حالیہ اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے کیونکہ اس سے مہنگائی میں اضافہ ہو گا۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! انتہائی اہم مسئلے پر بڑی بے شرمی کی بات ہے۔ یہ قرارداد عوام کے حقوق کے بارے میں ہے لیکن اس کی بھی مخالفت کی جا رہی ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ بھاگنے والے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم اس پر احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "غریبوں کو جینے کا حق دو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دوسری قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ ان کا ایجنڈا ہے۔ آج نواز شریف کا شیر جیتا ہے اس لئے اِن کے پیٹ میں درد ہے اور ہضم نہیں ہو رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کی قرارداد dispose of کیا جاتا ہے۔ تیسری قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے، وہ اسے پیش کریں لیکن ڈاکٹر صاحب اسے پیش نہیں کرنا چاہتے لہٰذا اس قرارداد کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ چوتھی قرارداد بیگم خولہ امجد کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں آپ کو بلا تا رہا ہوں لیکن معذرت کے ساتھ اب میں dispose of کر چکا ہوں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، غوری صاحب!

جناب ذوالفقار غوری: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے 30۔ جنوری کو ایک قرارداد پیش کی تھی جو مفاد عامہ سے متعلق تھی۔ دو پرائیویٹ ممبر زڈے گزر چکے ہیں لیکن میری قرارداد نہیں آئی لہٰذا میری request ہے کہ میری قرارداد سینٹری ورکرز سے متعلق ہے اس لئے اس کو شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، غوری صاحب! میں فائل منگوا کر اس کو دیکھتا ہوں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

زیرو آر نوٹس

(کوئی زیرو آر نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلا زیرو آر نوٹس محترمہ نگہت شیخ کا ہے جو 23-5-2017 کو move ہو چکا ہے۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ موجود ہیں؟ نہیں ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس میاں محمود الرشید کا ہے جو ہاؤسنگ

اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق ہے لیکن ہاؤسنگ سے متعلق کوئی موجود نہیں ہے۔ان دونوں زیرو آر نوٹسز کے جواب ہر صورت جمعہ کے دن منگوائے جائیں۔آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 16۔فروری 2018 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔